سوال

بدعتیوں سے شادی کرنا اور اولیاء کی شرط کا التزام

جواب

الحمد للہ.

ں :

لہنا کہ : آپ کا اور آپ کی منگیتر کا خاندان دو مختلف گروہوں سے تعلق رکھتا ہے ، اس کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں؛ بہر حال اگر تو گروہ سے آپ کی مراد قبیلہ اور خاندان اور نسب کی اصل و برادری ہے تو یہ معاملہ آسان ہے اور ہم سے اس پر تنبیہ کا محتاج نہیں ، اس موضوع کے بارہ میں آپ کو سوال نمبر (780

دیہ ہے کہ منگیتر کا خاندان ایسے گروہ سے تعلق رکھتا ہے جس کا عقیدہ آپ کے عقیدہ کے مخالف ہے ہمارا آپ کے بارہ میں خیال یہی ہے کہ آپ اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں تو یہاں ایک تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ اسلام کی طرف منسوب گروہ ایسے بھی ہیں جو اسلام سے خارج ہیں ، اور کچھ ایسے بھی

ں لیے اگر تو آپ کی منگیتر کا عقیدہ ان فرقے اور گروہ جیسا ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ دین سے مرتد ہونے کے باعث وہ مشرک عورتوں کے حکم میں ہے .

مراہ فرقے جیسا عقیدہ رکھتی ہے تو آپ کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہے ، لیکن اس سے متنبہ رہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دین والی عورت سے شادی کرنے کی وصیت کی ہے؛ تا کہ خاوند اس کے ساتھ عقیدہ سے پر امن رہے ، اور وہ اس عورت سے اپنے گھر والوں اور بچوں کے بارہ میں بھی

عمران بن حطان رحمہ اللہ جو کہ اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں نے ایک عورت سے شادی کی جو خوارج سے تعلق رکھتی تھی تا کہ اس عورت کی اصلاح ہو سکتے لیکن معاملہ اس کے برعکس ہوا اور یہ شخص خارجیوں کا سردار اور امام بن گیا .

ء (214/4).

لیے ہمارے سلف رحمہ اللہ نے بہت سختی سے بدعتیوں اور صاحب اہواء کے ساتھ بیٹھنے سے منع کیا ہے ، ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ :

اہل اہواء کے ساتھ مت بیٹھو کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا دل کو بیمار کر دیتا ہے "

ں (328/4).

ر ابو الجوزاء کہتے ہیں :

" مجھے خنزیر کے ساتھ بیٹھنا اہل اہواء کے ساتھ بیٹھنے سے زیادہ پسند ہے "

لۃ (438/2).

ر ابو قلابۃ کہتے ہیں :

ہل اہواء کے ساتھ مت بیٹھو اور نہ ہی ان سے بات چیت کرو؛ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ وہ تمہیں اپنی گمراہی میں لے ڈوبیں گے ، یا پھر تم پر وہ کچھ ڈال دیں گے جسے تم جانتے ہی نہیں "

ء (372/4).

س میں کوئی شک نہیں کہ آپ کا اہل سنت کی عورت سے شادی کرنا آپ اور آپ کے خاندان والوں اور آپ کی اولاد کے لیے بہتر ہے ، مگر یہ کہ یہ عورت ایسی ہو کہ وہ بدعتیوں کے مابین رہتی ہو ، بلکہ اس کو اس طرح کے ماحول سے نکالنے پر آپ کو اجر ہو گا .

مزید آپ سوال نمبر (8537) کے جواب کا مطالعہ کریں .

م :

دی کی ایسی تقریب منعقد کرنی جائز نہیں ہے جس میں حرام امور سر انجام نہ دیے گئے ہوں ، مثلا رقص اور گانا بجانا ، اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو ، چاہے ان کی جانب سے اس کی شرط بھی لگائی ہو تو ان کی شرط باطل ہو جائیگی ، اور آپ کے لیے اسے پورا کرنا لازم نہیں .

سوال نمبر (7577) کے جواب میں ہم نے اس طرح کے موقف اور معاملہ کے علاج کے متعلق بات چیت کی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں .

اور سوال نمبر (9290) کے جواب میں آپ کو مباح اشیاء کا استعمال اور خوشی کے موقع پر کیا کچھ سنا جا سکتا ہے کے متعلق بیان کیا گیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں .

وہ شادی کی تقریب پر اصرار کریں بشرطیکہ اس میں گناہ کے کام نہ ہوں تو آپ کے لیے دو مختصر سی تقریب کرنی جائز ہیں ، جیسا کہ اس طرح کی حالت میں لوگ کرتے ہیں ایک ان کے پاس اور دوسری اپنے خاندان والوں کے پاس .

م :

شرط تو ان کے لیے یہ شرط جائز نہیں ، الا یہ کہ یہ گھر ان کی بیٹی کا ہو ، اور وہ چاہیں کہ آپ وہ گھر اس کی ملکیت میں دیں ، اور بیوی کے لیے اس میں کوئی مانع نہیں کہ وہ خاوند پر شرط رکھے کہ وہ اسے اس کے علاقے میں رکھے یا کسی اور جگہ ، یہ نکاح کے بعد اسے حق ہے کہ وہ اسے باقی رکھے یا پھر اسے ساقط کر دے

یوی کے گھر والوں کا حق نہیں ، الا یہ کہ اگر وہ اپنی بیٹی کی جانب سے بطور وکیل ہوں ، یا پھر یہ شرائط بیٹی کی مصلحت کے لیے ہوں ، لیکن اگر ولی کوئی ایسی شرط رکھے جس کا اس کی بیٹی سے کوئی تعلق نہیں تو یہ شرط جائز نہیں ہے .

سکتی ہے ، یا پھر اس کی جانب سے بطور وکیل ولی ، اور ولی کو اس میں موافق اور عدم موافقت کا حق حاصل ہے ، حتی کہ مہر عورت کا حق ہے اور مہر کی تحدید کریگی یا پھر وہ اپنے ولی کو مہر محدد کرنے میں وکیل بنائیگی .

س کے ولی کے لیے ممکن ہے کہ وہ آپ کے سامنے " اپنے علاقے میں رہائش کی شرط رکھیں ، اور آپ کو یہ شرط پوری کرنا ہوگی ، لیکن انہیں یہ حق نہیں کہ یہ گھر ملکیت ہو اور کرایہ پر نہ ہو .

ب آپ ان سے یہ شرط بالکل ختم کرنا چاہتے ہوں یا پھر کم از کم یہ کہ گھر کرایہ پر ہو ملکیت نہیں تو آپ کو چاہیے کہ آپ ان کے ساتھ بات چیت میں نرم رویہ اختیار کریں اور اس کے لیے اہل علم اور حکمت کے ساتھ معاونت حاصل کریں تا کہ وہ آپ کی منگیتر کے گھر والوں سے بات چیت کریں اور اللہ سے دعا

مزید آپ سوال نمبر (20757) اور (10343) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یت کرتے ہیں؛ ہو سکتا ہے آپ یہ خیال کرتے ہوں کہ یہ عورت آپ اور آپ کی اولاد کے لیے بہتر ہے، لیکن معاملہ ایسا نہ ہو، اور بندہ تو جاہل ہے اسے اپنے پروردگار سے مدد مانگنی چاہیے جو اپنے بندے کے لیے خیر کا علم رکھتا ہے، اور اس پر قدرت رکھتا ہے، اور بندہ تو عاجز و مسکین ہے اسے اپنے قادر ر

ر رکھتے ہیں کہ ہم نے آپ کے مسائل کا پورا جواب دے دیا ہے، یہاں ہم ایک تنبیہ کرا ضروری سمجھتے ہیں :

کا انتخاب کرتے وقت دین والی عورت کو اختیار کریں، اور وہ عفت و عصمت کی مالک ہو اور با اخلاق ہو.

دعاء ہے کہ اللہ تعالی آپ کے لیے نیک و صالح اور فرمانبردار بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، جو اللہ کی اطاعت میں آپکی مدد و نصرت فرمائے، اور آپ کو حرام سے محفوظ رکھے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال و جواب

91983